

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

○ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ○

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پہوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعة المبارک

[22 جولائی 2011]

عنوان

ہم رمضان کیسے گزاریں

شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اٹاری سر وہ لاهور)

(زیر اہتمام)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمد للہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبانیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے اور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محترم جاوید اختر جوہری صاحب

(زیر نگرانی)

صدر جوہری ٹرسٹ و جامع مسجد محمدی

اب آپ خطبہ جمعة المبارک انٹرنیٹ پر بھی لیکھ سکتے ہیں:

www.Johritrust.org

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ أَوْفَوْا عَهْدَهُ

أَمَّا بَعْدُ۔

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يا ايها الذين امنو كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون

روزے کیوں فرض کئے گئے:

اس آیت کریمہ میں روزوں کا فلسفہ اور حکمت بیان کی گئی ہے کہ روزوں کو کیوں فرض کیا گیا ہے؟ سوچنے کی بات ہے اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو سزا تو نہیں دینا چاہتے۔ یا اللہ تعالیٰ اس بات پر خوش تو نہیں ہوتے کہ میرے بندے بھوکے پیاسے رہیں۔ بندوں کو بھوکے رکھ کر اسے کوئی فائدہ تو نہیں ہوتا۔ کیوں ارشاد فرمایا کہ تم روزے رکھو؟ معلوم یہ ہوتا ہے اس میں ہمارا اپنا ہی فائدہ ہے۔ بتلایا گیا کہ اس لیے فرض کئے گئے ہیں کہ تم پر ہیز گار بن جاؤ۔

روزے کا فلسفہ و حکمت:

روزے کا فلسفہ اور حکمت کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ انسان کے اندر تقویٰ اور پرہیزگاری پیدا ہو جائے۔ ایک صحابی حضرت ابی کعبؓ سے کسی صحابی نے پوچھا تقویٰ کیا ہے؟ فرمایا کبھی خاردار راستے سے گزرے ہو۔ لہا کئی دفہ گزرا ہوں۔ کیسے گزرے ہو۔ کہا حضرت بڑا بچ بچا کر سمٹ سمٹا کر کہیں میرا دامن الجھ نہ جائے۔ فرمایا اسی کا نام تقویٰ ہے کہ اے انسان تو ایسے سنبھل کر زندگی گزار کہ تیرا دامن کسی گناہ میں آلودہ نہ ہو جائے اسی کو تقویٰ اور پرہیزگاری کہتے ہیں۔

روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں یعنی صرف کھانے اور پینے کا ہی روزہ نہیں ہوتا، آنکھ کا بھی روزہ ہوتا ہے، زبان کا بھی روزہ ہوتا ہے، کان کا بھی روزہ ہوتا ہے، دل و دماغ کا بھی روزہ ہوتا ہے، روزہ دار انسان تو سر سے لے کر پاؤں تک روزہ دار ہوتا ہے۔

روزے کا کمال:

روزے کا کمال نصیب ہی تب ہوتا ہے جب انسان سارے کا سارہ روزہ دار ہو۔ اسی لئے فرمایا کہ بعض روزہ دار ایسے ہیں جنہیں بھوکا پیاسا رہنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا کیوں؟ روزہ تو رکھا لیکن دوسرے کی غیبت کی، روزہ تو رکھا لیکن جھوٹ بولا، روزہ تو رکھا لیکن دوسرے کو دھوکہ دیا، روزہ تو رکھا لیکن دوسرے کے حق کو پامال کیا، جب روزہ رکھ کر ایسا کیا تو گویا روزے کا ثواب جاتا رہا۔ اسی لئے فرمایا کہ، کتنے بندے ایسے ہیں جنہیں روزے سے بھوکا پیاسا رہنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

روزے کے آداب:

روزے کے کچھ آداب ہیں ایک ہم جیسے عوام الناس کا روزہ ہے وہ تو یہ کہ کھانے پینے سے پرہیز کریں۔ ایک ہے خواص کا روزہ اور وہ یہ ہے کہ جس طرح کھانے پینے سے پرہیز کریں اسی طرح دوسرے تمام گناہوں سے پوری طرح پرہیز کریں۔ مثلاً آنکھ کے گناہ سے پرہیز، کان کے گناہ سے پرہیز، زبان کے گناہ سے پرہیز، گویا روزہ کی حالت میں گناہوں سے بچیں۔

زیادہ روزہ لگنے کی وجوہات:

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جو آدمی پرہیزگاری کے ساتھ روزہ رکھتا ہے اسے بھوک پیاس بہت کم محسوس ہوتی ہے اور زیادہ بھوک پیاس اسی کو لگتی ہے جو بد پرہیزیاں کرتا ہے۔

غیبت سے پرہیز:

حضور ﷺ کے دور کی بات ہے، دو عورتوں نے روزہ رکھا اور روزہ ان کو اتنا لگا کہ وہ مرنے کے قریب ہو گئیں یہ بات حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں کہیں کہ کلی کریں۔ دونوں کو کہا گیا کہ کلی کریں چنانچہ ان کے منہ سے گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نکلے۔ وہ حیران کہ ہم نے کچھ نہیں کھایا یا۔ یہ کیا ہوا؟ حضور ﷺ نے بتلایا کہ یہ دراصل روزہ رکھ کر دوسروں کی غیبت کرتی رہیں اور غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے کسی مردار کا گوشت کھانا۔ یہ واقعات اس لیے پیش آئے کہ ہم جیسوں کے لئے آئندہ مثال بن سکیں، اللہ تعالیٰ نے عبرت بنا دیا تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔

ایمان کیلئے ڈھال:

فقہا نے لکھا ہے کہ اگر روزہ دار سے کوئی بندہ جھگڑا یا زیادتی بھی کرے تو یہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ یوں پرہیزگاری کے ساتھ روزہ رکھے تو ایمان کے لئے ڈھال بن جائے گا۔ یہ روزہ اللہ کے سامنے سرخروئی کا ذریعہ بن جائے گا۔

روزوں کے مقاصد:

ہمارے اندر پرہیزگاری پیدا کرنے کیلئے روزے فرض کئے گئے ہیں۔ جیسے ماں بعض اوقات اپنے بچے کو کوئی چیز کھانے نہیں دیتی۔ اس لئے کہ اس میں بچے کا فائدہ ہوتا ہے۔ بچے کا جی چاہا کہ میں برف کا گولا کھاؤں، ماں نہیں دیتی۔ اس ماں کو بچے کے ساتھ دشمنی تو نہیں ہوتی ماں بچے کو محروم نہیں رکھنا چاہتی، ماں بچے کو رونا پند نہیں کرتی۔ اس میں بچے کا اپنا ہی فائدہ ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ روزے رکھو اس میں ہمارے لئے خود فائدہ ہے۔ اپنی ذات کیلئے فائدہ ہے۔

روزے اور ڈاکٹروں کی تحقیق:

ڈاکٹروں نے یہ تحقیق کی ہے کہ ایک مہینہ کے روزے رکھنے سے بہت سی بیماریاں جسم سے خود بخود دور ہو جاتی ہیں۔ روزوں کا جسمانی طور پر بھی فائدہ ہے اور روحانی طور پر بھی۔ کئی بندے وہ بھی ہوتے ہیں کہ جن کے گھر کا غسل خانہ غریب آدمی کے گھر سے بھی زیادہ مہنگا ہوتا ہے پورا سال وہ اپنی مرضی سے کھاتے پیتے ہیں اگر رمضان المبارک کے روزے نہ ہوتے تو ہو سکتا ہے انہیں یہ پتہ ہی نہ چلتا کہ جو غریب آدمی اپنے گھر میں بچوں کے ساتھ بھوکا ہے اس کے ساتھ کیا گزرتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے روزے فرض کر کے ہمارے اوپر احسان کیا۔ انسان جب سارا دن کچھ نہ کھائے کچھ نہ پیئے تب خیال آتا ہے کہ جو بھوکا رہتا ہوگا اس کا کیا حال ہوتا ہوگا۔

بیمار پرسی کرنا اور پڑوسیوں کا خیال رکھنا:

فرمایا کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو کھڑا کیا جائیگا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے میرے بندے میں بھوکا تھا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ وہ حیران ہو جائے گا کہ یا اللہ تیری شان بڑی ہے، آپ بھوک پیاس سے منزہ و مبرا ہیں۔ اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا اے میرے بندے میں بیمار تھا تو نے میری بیمار پرسی کیوں نہیں کی۔ وہ بندہ حیران رہ جائے گا۔ حیران ہو کر عرض کرے گا یا اللہ یہ کیسی بات ہے کہ آپ بھوکے پیاسے تھے میں نے کھانا نہیں کھلایا آپ بیمار تھے میں نے بیمار پرسی نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ دنیا میں فلاں موقع پر تیرا پڑوسی بھوکا اور پیاسا تھا تو اسے کھانا کھلاتا یہ ایسا ہی ہوتا جیسے تو نے مجھے کھانا کھلا دیا۔ اگر بیمار کی عیادت کرتا یہ ایسا ہی تھا جیسے تو نے میری عیادت کی۔ انسان کو اس وقت احساس ہوگا کہ دوسرے انسان کی ننگساری پر کیا ثواب ہوتا ہے۔

آج کا اچھا پڑوسی بن جانا بھی قسمت والے کو نصیب ہوتا ہے۔ آج تو لڑائی ہی پڑوسیوں سے ہوتی ہے حالانکہ پڑوسی کے حق کے بارے میں حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جبرائیل میرے پاس اتنی بار آئے اتنی بار آئے کہ مجھے شک ہوا کہ مرنے کے بعد پڑوسی کو وراثت میں شامل کر لیا جائے گا لیکن ہمارا جھگڑا چلتا ہی پڑوسیوں کے ساتھ ہے بچوں کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں الجھ پڑتے ہیں۔ تھوڑی دیر میں رشتے ناتے ختم کر کے رکھ دیتے ہیں حالانکہ بات کو اگر سلجھانا چاہیں تو سلجھ بھی جاتی ہے۔

اچھے اخلاق:

فرمایا کہ "میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں" مکارم اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔ آج اس بات کی طرف توجہ دینا بڑا مشکل معاملہ ہے۔ پڑوسی کی بات اور ہے بھائیوں کا ایک دوسرے کے ساتھ ایک بن کے رہنا بڑا مشکل ہے ہمارے اندر کی برائیوں کے اثرات ساتھ والوں پر پڑتے ہیں۔

روزہ رکھنے کا اصل مقصد کیا ہے:

روزہ رکھنے کا اصل مقصد یہی ہے کہ بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کو رزق کی قدر معلوم ہو۔ اور اس کے اندر پرہیزگاری پیدا ہو۔

نعمتوں کی قدر:

دیکھئے روٹی کا ایک لقمہ کتنے مراحل سے گزر کر ہمارے منہ میں آتا ہے زمین، پانی، ہوا، سورج کی دھوپ یہ سب چیزیں استعمال ہوئیں تب گندم کا پودا بڑا ہوتا ہے۔ پھر انسان اس کو کاٹتا ہے، پھر آگ پر پکاتا ہے، تب جا کر روٹی ہمارے سامنے آتی ہے۔ جب اتنے مراحل سے گزر کر یہ نعمت ہمارے سامنے آتی ہے ہم اسے کھاتے ہوئے بسم اللہ بھی نہیں پڑتے کتنی عجیب بات ہے۔

کھانے کے آداب:

اب سوچیں کہ جو لقمہ ہمارے سامنے آتا ہے وہ کتنے مراحل سے گزر کر آتا ہے۔ اللہ رب العزت کو وہ بندہ بڑا پسند ہے جو اس کی نعمت کی قدر کرے۔ حضور ﷺ کی عادت شریفہ تھی کہ جب کھانا کھاتے تھے نہایت عجز کے ساتھ کھاتے تھے متکبر لوگوں کی طرح اوٹ لگا کر چل پھر کر نہیں کھاتے تھے۔ بیٹھ کر کھاتے تھے جیسے کسی آقا کے سامنے اس کا غلام ادب سے بیٹھ کر کھایا کرتا ہے۔ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی یاد کے ساتھ بیٹھ کر کھایا کرتے تھے بندہ کھانا کھائے دل میں اس نعمت کا احساس ہو کہ یا اللہ یہ تیری نعمت ہے۔

رزق کی تقسیم:

اللہ تعالیٰ کی اتنی بڑی مخلوق ہے پھر بھی وہ ہمیں رزق دینا نہیں بھولتا۔ اس لئے اگر کھانے میں کوئی سڑی سبزی بھی آجائے تو یہ نہ دیکھیں کہ کھانے کو سبزی ملی بلکہ یہ دیکھیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے رزق کو تقسیم کیا تو ہمیں یاد رکھا۔ یہ اس مالک کی مہربانی ہے۔ تو روزہ کا اصل مقصد ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احساس پیدا کرنا ہے تاکہ پرہیزگاری پیدا ہو۔

دُعائیں

اے رب العرش العظیم ہماری آنکھوں کی روشنی کو قرآنی الفاظ سے تیز فرما دے

اے رب العرش العظیم ہمارے کانوں میں اپنے دین کی مٹھاس بھر دے

اے رب العرش العظیم ہماری زبانوں کو اپنے نور کی مٹھاس سے بھر دے

اے رب العرش العظیم ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور فرما دے

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن صور پھونک دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے

اے رب العرش العظیم اس دن کی رسوائی سے بچا جس دن ساری انسانیت آپکی عدالت میں جمع ہوگی

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن حساب کتاب کے

بعد اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن چہرے سیا کر دیے جائیں گے

اے رب العرش العظیم ہماری مدد فرما

اے رب العرش العظیم ہمیں سیدھا راستہ دکھا

فانصر علی القوم الکافرین

فانصر علی القوم الظالمین

فانصر علی القوم المشرکین:

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جا رہی ہے آئیے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تاکہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوگم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے امین